Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

چلد ۷۸/۴۳ جمعرات - ۲۲ - صفر ۱۴۱۴ھ ۱۲ - ظہور ۱۳۷۲ہش ۱۲ - اگست ۱۹۹۳ء نمبر ۱۸۰

سوچنے کی عادت

اصل چیز جس پر ہمیں زور دینا چاہیئے اور جس کی طرف ہمیں توجہ رکھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ ہم اپنی اس عادت کو نہ چھوڑیں جس عادت کو اللہ تعالیٰ نے ہماری ترقی کے لئے ضروری قرار دیا ہے اور وہ سوچنے کی عادت ہے۔ اگر ہم بے سوچے سمجھے اپنے لئے کوئی طریق اختیار کر لیں گے تو یہ لازمی بات ہے کہ ہم ترقی نہیں کریں گے۔ بلکہ ہم جس جگہ کھڑے ہونگے۔ وہیں کھڑے رہیں گے اور یہ قانونِ قدرت ہے۔ جو کھڑا ہو جاتا ہے وہ پیچھے کی طرف جاتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

ارشاداتِ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو (احکامِ الٰہی) کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر (احکامِ الٰہی) کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز (احکامِ الٰہی) تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت سے ہیں، لیکن اگر طالبِ صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل استقلال اور خلوص سے طے کرے، تو وہ اُس راستی اور طلبِ صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (—) گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اُس کا وعدہ ہے اور اُس کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ (—) پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیّتِ دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے، تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیّتِ دعا چاہے، تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ہر ایک اُن میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے، تاکہ قبولیّتِ دعا کا سُرور اور حظّ حاصل کرے اور زیادتِ ایمان کا حِصّہ لے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۶۸)

خدا سے ذاتی تعلق

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"ہمارا اوڑھنا بچھونا دعا ہی ہے اور ہمیشہ دعا ہی ہمارا اوڑھنا بچھونا رہنی چاہیئے۔ خدا سے ذاتی تعلق میں جماعت احمدیہ کی زندگی ہے اور کسی ایک انسان کا خدا سے ذاتی تعلق کا ہونا کافی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بکثرت دنیا کے کونے کونے میں ہر احمدی کو یہ تعلق ذاتی طور پر قائم کرنا ہوگا اور ہر احمدی کو اپنے علاقہ کے لئے اس الٰہی تعلق کا نشان بننا ہوگا۔ جب تک بکثرت تمام دنیا میں احمدیت کی صداقت کا یہ نشان ظاہر نہیں ہوتا آپ محض دلیل کی رو سے دنیا کے دل نہیں جیت سکتے۔ دنیا اتنی تیزی کے ساتھ مادہ پرستی کی طرف دوڑ رہی ہے کہ وہ نقد سودوں کی عادی ہو چکی ہے۔ مشاہدات کی دنیا میں رہتے رہتے انسان محض اس چیز کا قائل ہونے پر آمادہ ہوتا ہے جسے وہ آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے دیکھے۔"

تکبّر اور خود بینی سے بچنے کی کوشش کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اس وقت میں اپنے دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہر فردِ واحد کو جو احمدیت کی طرف منسوب ہوتا ہے پوری توجہ کے ساتھ اور پوری کوشش کے ساتھ اور پوری ہمت کے ساتھ تکبّر اور خود بینی سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور (بخشش مانگنے) کی طرف بہت ہی متوجہ رہنا چاہیئے۔

ایک متکبّر اور خود بین انسان وہ ہے جو اپنی ذات میں کچھ کمال سمجھتا ہے اور کسی طاقت بالا سے کمال کے حصول کی احتیاج محسوس نہیں کرتا۔ خود کو صاحب علم جانتا ہے اور جو علم کا منبع اور سرچشمہ ہے اس سے غافل رہتا ہے۔ اس وہم میں مبتلا ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذات میں منور ہے اور وہ جو زمین و آسمان کا نور ہے اس سے روشنی کے حصول کا خیال اس کے دل میں پیدا نہیں ہوتا اور خود کو طاقتور سمجھتا ہے اور جو قادر و توانا ہے اس سے طاقت حاصل کرنے کے لئے (دین حق) نے جو ذرائع بتائے ہیں ان ذرائع کو استعمال نہیں کرتا۔ یہ تکبّر انسان اپنے جذبات اور اپنے اعمال کے نتیجہ میں ایک جہنم پیدا کر رہا ہے۔ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے (کلام الٰہی) کی ان آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے (—) یہ بیان فرمایا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ تم بتلاؤ بہشت کے باغ اچھے ہیں یا زقوم کا درخت جو ظالموں کے لئے ایک بلا ہے۔ وہ ایک درخت ہے جو جہنّم کی جڑ سے نکلتا ہے یعنی تکبّر اور خود بینی سے پیدا ہوتا ہے۔ یہی دوزخ کی جڑ ہے۔ اس کا شگوفہ ایسا ہے جیسا کہ شیطان کا سر۔ شیطان کے معنی ہیں۔ ہلاک ہونے والا۔ یہ لفظ شیط سے نکلا ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ اس کا کھانا ہلاک کُن ہے۔ تو جہنّم کی جڑ تکبّر اور خود بینی ہے جیسا کہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی تفسیر کے مطابق اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) کی ان آیات میں اس بات کی وضاحت

باقی صـ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲۔ ظہور ۱۳۷۲ ہش ۔ ۱۲، اگست ۱۹۹۳ء

صحت اور صفائی

صفائی اور صحت کا چولی دامن کا ساتھ ہے ۔ ماحول صاف ستھرا ہو تو صحت برقرار رکھی جا سکتی ہے ۔بہت سی بیماریوں سے بچا جا سکتا ہے ۔ اور صفائی دیکھ کر دل سے مسرت کے سوتے بھی پھوٹتے ہیں ۔ اور صحت ہو تو صفائی کی خاطر محنت بھی کی جا سکتی ہے ۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ صحت اور صفائی کا چولی دامن کا ساتھ ہے ۔ بیمار آدمی صفائی کیا رکھ سکے گا ۔ خاص طور پر ماحول کی صفائی۔

ہمارے ہاں خدا کے فضل سے دونوں کا اہتمام ہے صفائی کا بھی اور صحت کا بھی ۔ صفائی کے لئے ربوہ تزئین کمیٹی موجود ہے اور صحت کے لئے فضل عمر ہسپتال۔ لیکن ان دونوں کا وجود ہماری توجہ چاہتا ہے ۔ تزئین کمیٹی نے کوڑا کرکٹ پھینکنے کے لئے الگ جگہیں مقرر کر دی ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ کوڑا کرکٹ وہیں پھینکیں کسی اور کو ان جگہوں کے علاوہ کسی اور جگہ پر یا ان کے اردگرد پھینکتے دیکھیں تو خاموشی سے نہ گذر جائیں بلکہ توجہ دلائیں ۔ توجہ دلانا اور بار بار توجہ دلانا نہایت ضروری ہے ۔ اگر کوڑا کرکٹ پھینکنے کی الگ جگہوں کے باوجود دوسری جگہوں پر گندگی نظر آئے تو یہ بات ہم سب کی عدم توجہی کا نتیجہ ہوگی ۔

صحت کے لئے فضل عمر ہسپتال موجود ہے ۔ آپکو ذرا سی بھی صحت کی خرابی کا احساس ہو تو وہاں جائیں ۔ ڈاکٹر، صاحبان سے مشورہ کیجئے اور انکی بتلائی ہوئی ہدایات پر عمل کیجئے ۔ اس کیلئے آپکو کچھ رقم خرچ کرنی پڑے تو اس سے نہ گھبرائیے ۔ صحت کو مقدم کیجئے ۔ لیکن کچھ لوگ ضرور ایسے ہیں جو ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل کرنا تو چاہتے ہیں لیکن دوائی خریدنا ان کے لئے مشکل ہے ۔ ہسپتال اس سلسلہ میں بھی مدد کرتا ہے ۔ یہ مدد ان غرباء کے لئے ہے جو از خود دوائی نہیں خرید سکتے ۔ آپ خرید سکتے ہیں تو انکی بھی مدد کیجئے ۔ جو کچھ بن پڑے ہسپتال کے غرباء فنڈ میں دیجئے ۔ خود بھی صحت سے رہیئے اور دوسروں کو بھی صحت سے رکھئے ۔ مالی امداد کیجئے ۔

ہم ہوئے خاموش تو ساری فضا میں شور ہے
اور ہم بولے تو پھر بولو کہ کیا ہو جائے گا
یہ زباں بندی تمہارے کام آ سکتی نہیں
نشہ ہے پندار کا اور یہ ہوا ہو جائے گا

ابوالاقبال

آپ سے دَرد کا فسانہ کہا
کیا ہُوا، ہم نے کچھ بُرا نہ کہا

ایک ہی چیز کے تھے دو پہلُو
ہم نے دَرد، آپ نے بہانہ کہا

آ گئے ہم ہی دامِ دنیا میں
ہم نے ہی اس کو آب و دانہ کہا

حال میرا وہ سب سمجھتے تھے
ایک ہی بات تھی، کہا نہ کہا

ان کی ناہیدؔ دشمنانہ روش!
جس کو اِس دل نے دوستانہ کہا

عبدالمنان ناہیدؔ

کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

۱۔ امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے ۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وُسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں ۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

۲۔ مستحق یتامیٰ یا انکے ورثاء توجہ فرمادیں

حضورِ انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اُٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے ۔

اُمراءِ اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے ۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی، دارالضیافت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل: تعلیمی، معاشرتی، معاشی، اقتصادی وغیرہ کے بارے میں

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

انٹرنیشنل ہیرلڈ ٹریبیون

۱۶۔ جولائی ۱۹۹۳ء

Don't Ignore Bosnia's Parallels With the Holocaust

By Henry Siegman

NEW YORK — To compare Bosnia and the Holocaust is to invite angry disagreement from some Jewish critics who correctly see the Holocaust as a unique evil, an unprecedented descent into hell. But the uniqueness of the Holocaust does not diminish the force of powerful parallels that do exist between these tragedies, and no one should understand these parallels better than the Jews.

Hitler's obsession with the eradication of the Jews, and his method of choice, the crematorium, are not elements in the Serbian violence against the Muslims of Bosnia. But virtually everything else is, including the cynical and total abandonment of Bosnia's Muslims by the West to certain slaughter or expulsion.

Surely President Bill Clinton knows that the negotiations in Geneva to carve Bosnia into "ethnic states" for Serbs, Croats and Muslims are a ruse, disguising the real goal of Serbs and Croats: to extinguish Bosnia as a state and to kill or drive into exile all of its Muslim inhabitants.

In the face of this enormous calamity-in-the-making, American assurances that Washington will go along with any plan that the three parties agree on are morally obscene.

What we are witnessing is the West's and America's total abandonment of Bosnian Muslims to their programmed destruction. It is as complete and as cynical an abandonment as that of the Jews in World War II.

The notion that the United States and its allies are helpless to do anything about this human and political disaster is a palpable lie. It is as believable as the argument that European countries and America could do nothing to help the Jews in the 1930s, even as they turned away shiploads of Jewish refugees from Nazi Germany.

Intervention in the Balkan tragedy is not cost-free. But the notion that to resist so horrendous a tragedy is not worth *some* cost has been spread perniciously by the Clinton administration's distressing handling of the crisis.

It is only one of the many myths about the Balkans — unfortunately encouraged by Washington to cover up a lack of resolve — that the Serbian militias are ferocious warriors who would exact a terrible toll from U.S. forces sent into the area. By all accounts, the Serbian militias are made up largely of criminals given to the cowardly rape of women and girls and the massacre of civilians.

When Mr. Clinton briefly sounded serious about taking even limited military action, the brave Serbian warriors were suddenly sobered, and their leaders, the thugs Radovan Karadzic and Slobodan Milosevic, offered to stop their human turkey-shoot. But as soon as Mr. Clinton backed off, the carnage and "ethnic cleansing" resumed.

Another myth is that the ethnic hatreds in the Balkans are so unique and deeply entrenched as to defy international intervention. In fact, as William Pfaff (in the summer issue of Foreign Affairs) and others have noted, the ethnic hatreds in Bosnia are no different in kind from those found anywhere else, nor are they more ancient.

The worst of the Balkan hatreds is between the Serbs and the Croats (not the Muslims), due mostly to the unrestrained Croatian massacres of Serbs during World War II. And yet Serbs and Croats now collaborate in genocide against Bosnia's Muslims.

The West is indifferent to the fate of Bosnia's Muslims for the same reason it was indifferent to the fate of the Jews in the 1930s. There was something in Hitler's hatred of the Jews that expressed a residual anti-Semitism in Western culture. Similarly, something in the Serbian demonization of Bosnian Muslims — the fear of "a Muslim state in the heart of Europe" — finds an echo in lingering Western prejudice.

This tends to confirm Samuel P. Huntington's thesis (also in Foreign Affairs) that since the collapse of the Soviet Union, world politics has begun to enter a new phase in which "civilizational" (that is, cultural and religious) differences re-emerge and replace traditional economic and ideological rivalries.

At stake in Bosnia is not only the indescribable human suffering but the fundamental idea that certain civilized norms, which form the foundation of freedom and democracy, are universal. As a new world order unfolds, the Western world has been offered a chance to reaffirm that fundamental idea in Bosnia. Its is failing miserably.

Patrick Glynn notes in Commentary magazine that in the Balkans "the voices of the rational and the tolerant — for example, officials of the secular-minded Bosnian government — have been drowned out by the guns of ethnic fanatics. Efforts to secure democracy on the basis of rational Western principles have been crushed by the bloodthirsty exponents of 'ethnic cleansing.' "

These "new barbarians," says Mr. Glynn, are the vanguard of a reversion to ethnic particularism. Reason today seems to hold diminished appeal to the human imagination. Those who believe that Jews will fare well in a climate of renewed ethnic zealotry should ponder Mr. Glynn's warning of a world in which "tyrants motivated by nothing more complicated than primitive ethnic fanaticism are allowed to get away with mass murder."

He predicts that we will move either toward ever greater fragmentation and violence or toward "the tolerance and rationality by which we in the West have learned to live and prosper." No one has benefited more from that tolerance and rationality than have the Jews; no one is likely to suffer more should those values be abandoned.

The writer, a survivor of the Holocaust, is executive director of the American Jewish Congress. He contributed this comment to the International Herald Tribune.

نیویارک سے ہنری سیگ مین Siegman کہتے ہیں:-

بوسنیا اور ہولوکاسٹ کا آپس میں موازنہ کرنا ایسا ہی ہے کہ بعض یہودی تبصرہ نگاروں کی طرف سے تند و تیز ناموافقت کو دعوت دی جائے۔ یہ وہ یہودی ہیں جو ہولوکاسٹ کو ایک منفرد برائی سمجھتے ہیں۔ ایک کوئی مثال نہ رکھنے والا' دوزخ میں اتر جانے کا واقعہ۔ لیکن ہولوکاسٹ کی انفرادیت سے اس کی متوازن باتوں کا ذکر اپنی اہمیت کو کم نہیں کر دیتا۔ یہ باتیں موجودہ المیوں میں پائی جاتی ہیں۔ اور ان کے ساتھ موازنے کو یہودیوں سے بہتر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ ہٹلر کو اس بات کا شدید طور پر احساس تھا کہ یہودیوں کو ختم کر دینا چاہیئے اور جو طریقہ اس نے منتخب کیا تھا یعنی "کریمیٹوریم" جہاں انہیں جلا کر خاکستر کر دیا جاتا تھا۔ وہ باتیں تو بوسنیا کے مسلمانوں کے خلاف سربیا کی جارحیت میں نہیں پائی جاتیں۔ لیکن اس کے علاوہ سب کچھ موجود ہے جس میں ایک مایوسانہ طریق پر بوسنیا کے مسلمانوں کو مغرب نے یقینی طور پر ذبح کئے جانے یا ترک وطن کے لئے مجبور کر دئے جانے کا عمل بھی شامل ہے۔ یقیناً صدر بل کلنٹن جانتے ہیں کہ جنیوا میں بوسنیا کو تین نسلی علاقائی ریاستوں میں تقسیم کرنے کے لئے جو گفت و شنید ہو رہی ہے یعنی سربز، کروٹس اور مسلمانوں کے لئے یہ ایک ذہنی الجھاؤ ہے۔ یعنی ایسی بات جو درست نہیں ہے اس میں دراصل چھپی ہوئی بات یہ ہے کہ سربوں کو اس بات کا موقعہ دیا جائے کہ وہ بوسنیا کو بطور ایک ریاست کے ختم کر دیں اور بوسنیا کے مسلمان باشندوں کو ہلاک کر دیں یا اپنے وطن سے نکال باہر کریں۔

یہ ایک بہت بڑا سانحہ ہے جو سامنے آ رہا ہے اور ایسے میں امریکہ یہ یقین دہانیاں کرا رہا ہے کہ واشنگٹن ہر اس تجویز کا ساتھ دے گا جسے تینوں پارٹیاں تسلیم کر لیں گی۔ یہ ایک بداخلاقی کا مظاہرہ ہے۔ جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں وہ یہ ہے کہ مغرب اور امریکہ نے بوسنیا کے مسلمانوں کو اپنے پروگراموں کے مطابق تباہ ہونے کے لئے چھوڑ رکھا ہے۔

یہ خیال کہ امریکہ اور اس کے اتحادی اس انسانی اور سیاسی حادثے کے متعلق کچھ کر نہیں سکتے۔ یہ ایک صاف طور پر محسوس کی جانے والی غلط بیانی ہے۔ یہ اسی طرح مانی جا سکتی ہے جیسے کہ یہ دلیل کہ یوروپیئن ممالک اور امریکہ یہودیوں کو ۱۹۳۰ء میں کسی طرح کوئی مدد نہیں دے سکے۔ جبکہ انہوں نے نازی جرمنی سے آنے والے مہاجر یہودیوں کے جہازوں کے جہاز کسی اور طرف بھیج دئیے۔ بلقان کے اس سانحہ میں دخل دینا ایسا نہیں ہے کہ جسے مفت میں سرانجام دیا جا سکے۔ لیکن یہ کہنا بھی درست نہیں کہ اتنے زبردست المیہ کو کسی بھی قیمت پر روکنا مناسب نہیں ہے۔ یہ وہ نظریہ ہے جو کلنٹن انتظامیہ نے اس سانحہ کے سلسلے میں پھیلایا ہے۔ یہ بلقان کے متعلق کئی دیومالائی خیالات میں سے ایک خیال ہے جس کی بدقسمتی سے واشنگٹن حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اور وہ اس لئے کہ اس کے حل کے لئے وہ عزم نہیں رکھتے۔ سربیا کے عسکریت پسند لوگ بہت جنگجو ہیں جو امریکہ سے خاصا بدلہ لے سکتے ہیں۔ اگر وہ میدان میں آئیں جو کچھ بھی ہو سربیا کے عسکریت پسند زیادہ تر ایسے مجرم ہیں جو نہایت بزدلانہ طور پر عورتوں کی اور لڑکیوں کی جنسی بے حرمتی کرتے ہیں اور شہریوں کو قتل کرتے ہیں۔ جب مسٹر کلنٹن نے ایک مختصر وقت کے لئے اپنے آپ کو سنجیدگی سے معاملے میں ڈالا اور گو محدود ہی سہی فوجی ایکشن لینے کا ذکر کیا تو سربیا کے بہادر جنگجو فوری طور پر سنجیدگی کی طرف آ گئے۔ اور ان کے رہنما جو ریڈووان، کارازک جیسے اور سلوبوڈان میلوسیوک جیسے ٹھگوں نے اس انسانی ہلاکت سے ہاتھ اٹھانے کی بات کی۔ لیکن جونہی مسٹر کلنٹن اپنے اس عزم سے پھر گئے دوبارہ قتل و خون شروع ہو گیا۔ اور لوگوں کو ان کے آبائی علاقوں سے نکالنا شروع کر دیا گیا۔

ایک اور دیومالائی خیال یہ ہے کہ بلقان میں نسلی اور علاقائی نفرتیں اتنی منفرد ہیں اور اتنی زیادہ گہری ہیں کہ وہ عالمی دخل اندازی کو برداشت ہی نہیں کر سکتیں۔ حقیقت یہ ہے کہ (جس طرح کہ ولیم پف نے فارن افیئرز کے موسم گرما کے شمارے میں کہا ہے) اور دوسرے لوگوں نے بھی اس کا نوٹس لیا ہے' بوسنیا میں نسلی اور علاقائی تنفر اس سے زیادہ نہیں ہے جو کہیں بھی دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ نہ ہی یہ زیادہ پرانے ہیں۔ سب سے زیادہ بلقان میں جو نفرت موجود ہے وہ سربیا کے لوگوں اور کروٹس کے درمیان ہے (مسلمانوں میں نہیں) اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کروٹس نے سرب لوگوں کو جنگِ

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

مکرمہ حمیدہ وہاب صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالوہاب خان صاحب پسر حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب سابق مربی افریقہ لاہور سے لکھتی ہیں :۔

مکرمی و محترمی جناب نسیم سیفی صاحب!

پہلی مرتبہ "الفضل" کیلئے کچھ روانہ کر رہی ہوں ۔ اگر قابل اشاعت سمجھیں تو عزت افزائی اور حوصلہ افزائی ہو گی ۔ میرے میاں عبدالوہاب خان صاحب ڈائریکٹر لیبر عرصہ ۷ ماہ ہوئے اچانک ہارٹ فیل ہونے سے وفات پا گئے ۔ طبیعت کی پریشانی کی وجہ سے دھیان دوسری طرف ڈالنے کو ایک مضمون لکھ دیا ہے ۔ حضور کو ایک دفعہ دعا کیلئے لکھا تو جواب میں حضور نے فرمایا کہ آپ ایک عظیم سسر کی بہو ہیں۔ برائے مہربانی پہلے مضمون میں اگر آپ میرے عظیم سسر کا حوالہ لکھ دیں تو مشکور ہوں گی ۔ میرا اپنا تعارف یہ ہے کہ ۱۹۵۶ء میں Ist ڈویژن میں بی اے پاس کیا۔ ہر قسم کا وسیع مطالعہ کیا۔ ملک غلام فرید صاحب کی اہلیہ نواب بیگم میری پھوپھی تھیں۔ میر نور احمد تالپور امیر جماعت حیدر آباد میرے بہنوئی ہیں ۔ عبدالجلیل عشرت صاحب میری تایا زاد بہن کے شوہر تھے ۔ میرے ذہن میں اور بھی چھوٹے چھوٹے ایمان افروز واقعات ہیں۔ اگر حوصلہ افزائی ہو تو اللہ نے چاہا تو وہ بھی لکھ بھیجوں گی ۔ اور جن واقعات میں سیاست ہے وہ حضور کو اللہ نے چاہا تو ڈائریکٹ ارسال کروں گی شاید تاریخ احمدیت کے ریکارڈ میں کسی وقت کام آجائیں ۔

میرے والد صاحب ۔۔۔ خان ظفر الحق خان تقسیم ہند کے وقت ضلع فیروز پور میں بطور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تعینات تھے ۔ وہیں پر ان کو آرڈر ملے کہ فوراً جا کر بطور ڈپٹی کمشنر جھنگ کے چارج سنبھال لو۔ ۱۹۴۸ء میں ضلع فیصل آباد کے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر رہے ۱۹۵۰۔۵۱ء میں ضلع گجرات کے ڈپٹی کمشنر رہے ۔ انہی دنوں میں نوائے وقت نے اپنے ایڈیٹوریل میں لکھ دیا کہ پنجاب کے کل ۱۶ اضلاع ہیں اور ۲ ضلعوں میں احمدی ڈپٹی کمشنرز لگائے ہوئے ہیں ۔ لہٰذا دوبارہ ضلع اٹک کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنا کر وہاں بھجوا دیا ۔ نہایت علم دوست اور درویش صفت انسان تھے ہمارے گھر میں اس قدر زیادہ اور قیمتی اور نایاب کتابیں ہوا کرتی تھیں جو شاید ایک اچھی لائبریری میں بھی مشکل سے ہوں ۔ اکثر سمجھایا کرتے تھے کہ صرف پیدائشی احمدی ہونا اتنی بڑی سعادت نہیں ہے بلکہ چاہیئے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت امام جماعت الثانی کی کتابوں سے خود سچائی اور حق کو تلاش کرو۔

یہ واقعہ جو میں سنانے جا رہی ہوں۔ ۱۹۵۴ء کی گرمیوں کا ہے ۔ میں نے ایف اے کا امتحان دیا ہوا تھا۔ اس وقت کے دستور کے مطابق رات کو تمام اہل خانہ کے بستر کوٹھے کی وسیع چھت پر بچھا دیئے جاتے تھے ۔ رات کے پچھلے پہر جب کبھی بھی آنکھ کھلتی تو والد صاحب کو عبادت میں مصروف پاتی، کبھی بستر پر ہی اور کبھی فرش پر ۔ ایک رات کو خیال آیا کہ موقع ملنے پر اباجی سے ضرور پوچھوں گی کہ وہ سب سے زیادہ دعا کیا مانگتے ہیں دو ایک روز میں موقع ملنے پر اپنا سوال پوچھا تو کہنے لگے "ہاں بیٹا ایک دعا ہے جو میں سب سے زیادہ مانگتا ہوں اور وہ دعا یہ ہے کہ اے اللہ تعالےٰ میری اولاد اور آئندہ نسلوں کو اتنا ہی رزق دیجیو کہ یہ تجھے یاد رکھیں ۔ کبھی اتنا زیادہ رزق نہ دے دینا کہ یہ تجھے بھول جائیں۔ یہ دعا سن کر دل کچھ خوش نہ ہوا۔ بلکہ طبیعت کچھ بدمزہ ہو گئی ۔ گھر کی سادگی اور کفایت شعاری کی وجہ سے بے شمار حسرتیں دل میں چھپائی ہوئی تھیں کہ بڑے ہوں گے زیادہ پیسے ہوں گے ۔ یہ خریدیں گے وہ چیز خریدیں گے ۔ خیر دل پر جبر کیا۔ اُس زمانے میں والدین سے سوال و جواب کی تو کسی میں بھی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اس بات کو ایک سال کم ۴۰ برس کا طویل عرصہ گذر چکا ہے ۔ بے شمار زندگی کے نشیب فراز دیکھے بہت کچھ پایا بہت کچھ کھویا یقین مانیں اب سب سے زیادہ جو دعا ہونٹوں سے نکلتی ہے وہ یہی ہے کہ اے میرے پیارے اللہ تعالےٰ میری اولاد اور آئندہ نسلوں کو اتنا ہی رزق دیجیو کہ وہ تجھے یاد رکھیں ۔ کبھی اتنا زیادہ نہ دے دینا کہ یہ تجھے بھول جائیں۔

"ہے نا کتنی عجیب بات"

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

مکرم انور ندیم علوی صاحب لکھتے ہیں :

محترم جناب سیفی صاحب !

"الفضل" میں کالم "چھوٹی سی بات" بہت ہی مفید ہے۔ خاکسار احباب کی خدمت میں معاہدہ یا تحریر کے بارہ میں چند باتیں عرض کر رہا ہے ۔ عموماً تنازعات اس وجہ سے بھی پیدا ہوتے ہیں کہ متعلقہ بات تحریر میں نہیں لائی گئی ہوتی اور فریقین باہمی اعتماد کی وجہ سے تحریر کو اہمیت نہیں دیتے ۔

(۱) کوشش کرنی چاہیئے کہ معاہدہ یا دوسرا کوئی فیصلہ خاص طور پر جو مستقبل سے متعلق ہے اس کو تحریر کر لیا جائے ۔

(۲) تحریر میں تمام بنیادی باتیں غیر مبہم اور واضح طور پر تحریر کرنی چاہئیں ۔

(۳) تحریر یا معاہدہ پر سارے فریق دستخط کریں ۔ نیز کم از کم دو گواہ بھی دستخط کریں تو اور بھی مفید ہے ۔

(۴) معاہدہ کی اہمیت کے پیش نظر اور اس کی مالیت کے حساب سے سرکاری دستاویز پر تحریر کیا جائے اور اس شعبہ کے ماہر (EXPERT) سے مشورہ کے بعد تحریر کیا جائے ۔ نیز اس کی تصدیق بھی نوٹری پبلک سے کرالی جائے ۔

(۵) اگر فوری اور مقامی طور پر دستاویز (STAMP PAPER) یا نوٹری پبلک کی سہولت میسر نہ ہو تو بھی احتیاطاً سادہ کاغذ پر تحریر بنا لینی چاہیئے ۔

(۶) آجکل فوٹوسٹیٹ کی سہولت جگہ جگہ میسر ہے معاہدہ کی نقول تمام فریق اپنے پاس رکھیں۔

(۷) اگر فوری طور پر فوٹوسٹیٹ ممکن نہ نہ ہو تو ہاتھ سے ہی تحریر کی نقل بنا کر اس پر دستخط کر لینے چاہئیں ۔

(۸) مندرجہ بالا احتیاطیں تنازعات کو کم سے کم کرنے میں مدد دیں گے ۔ کیونکہ معاہدات پر عمل کرنا نیت پر منحصر ہوتا ہے ۔

(۹) قانونی پیچیدگیاں اس قدر زیادہ ہیں کہ معاہدات یا تحریر کے باوجود بھی تنازعات کی بھرمار ہے ۔ لیکن یہ بات تحریر یا معاہدے کی اہمیت کو کم نہیں کرتی ۔ ہم آپ سے "ایک چھوٹی سی بات" کہیں گے کہ :۔

"معاہدہ یا تحریر آپس کے فیصلہ جات میں لکھ لینا 'نہ لکھنے' سے بہرحال بہتر ہے"

تم خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرو۔ جن سے خدا تعالیٰ کا تعلق ہوتا ہے ۔ ان سے خدا تعالیٰ خود کبھی نہیں توڑتا ۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی)

"تم اپنی گفتار سے ، رفتار سے ، اعمال سے دنیا پر ثابت کر دو کہ ہمارے سامنے دین کے مقابلہ میں دنیا کوئی ہستی نہیں رکھتی ۔ یہ مت خیال کرو کہ تم کسی کی ناراضگی اور دشمنی کی وجہ سے ذلیل ہو جاؤ گے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

طب و صحت

خون کی کمی

جیسا کہ ہم جانتے ہیں ہمارے جسم میں خون گردش کرتا ہے اور اس کی صحیح گردش ہی ہماری صحت کا راز ہے ۔ خون کی کمی ہو جائے تو یہ بات خطرے کا باعث بن جاتی ہے متنوع غذا استعمال نہ کی جائے یعنی پھل اور سبزیاں وغیرہ تو خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے ۔ غذا کھائی جائے اور جیسا کہ کہتے ہیں لگی نہیں تب بھی خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے ۔ اگر جلاب لگے ہوئے ہوں۔ پاخانے بار بار آرہے ہوں تو خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے ۔ کہیں سے خون ضائع ہو رہا ہو یعنی مسوڑوں سے ، بواسیر کی وجہ سے ، معدے میں السر کی وجہ سے اور اگر معدے میں خون چوسنے والے کیڑے ہوں تو ان سے بھی خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے ۔

خون کی کمی کی علامات یہ ہیں کہ انسان تھکاوٹ محسوس کرتا ہے ۔ بخار کی سی کیفیت رہتی ہے اور دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے خاص طور پر چلنے سے ۔ ناخن سفید ہو جاتے ہیں اور جلد پر بھی سفیدی ظاہر ہو جاتی ہے۔ بہت زیادہ خون کی کمی دل پر بھی اثر انداز ہو سکتی ہے اور خدانخواستہ بعض اوقات دل بند بھی ہو سکتا ہے ۔

علاج کے لئے ضروری ہے کہ خون کی تشخیص کرائی جائے اور سارے ٹسٹ لینے کے بعد خوراک اور وٹامن وغیرہ کا فیصلہ کیا جائے کہ کیا اور کس طرح لینے ہیں ۔ غذا بہرحال پھل سبزی انڈا وغیرہ پورے استعمال کئے جائیں ۔ بواسیر کا علاج کروایا جائے ۔ اور اسی طرح السر کا بھی ۔ یعنی جو باتیں خون کے اخراج کا باعث ہیں ان کا علاج ہونا چاہیئے اگر ان تمام باتوں کی طرف توجہ دی جائے ۔ تو اول تو خون کی کمی ہو گی ہی نہیں اور اگر خدانخواستہ ہو جائے تو علاج کے ذریعے آسانی سے دور کی جا سکتی ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

خواجہ صفی الدین قمر

محترم خواجہ محمد شریف صاحب

محترم خواجہ محمد شریف صاحب سابق مالک شریف ہوٹل گولبازار ربوہ والد ماجد خواجہ مجید احمد صاحب عقب ہسپتال ربوہ مورخہ ۲۶ جون ۱۹۹۳ء بعمر ۹۵ سال اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے (یقیناً ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں)

آپ پیدائشی احمدی تھے ۱/۱۰ حصہ کے موصی تھے۔ آپ نے جو اپنے خودنوشت حالات ریکارڈ کروائے اس کی رُو سے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے آپ کا نام "محمد شریف" رکھا۔ آپ کی پیدائش ۱۸۹۸ء میں ہوئی۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے جنازہ میں آپ کو شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔

جنازہ کو حضرت اماں جان کے باغ میں رکھے جانے اور زیارت کنندگان کے نقشہ کو بھرپور انداز میں بیان کیا کرتے تھے۔ کئی بار حضور سے سیر پر جاتے ہوئے مصافحہ سے فیضیاب ہوئے۔ بوجہ بچپن و لڑکپن بات چیت یاد نہ تھی۔ موصوف محترم مولانا قمر الدین فاضل خدام الاحمدیہ کے پہلے صدر کے ماموں زاد بھائی تھے اور ان کی ایک ہمشیرہ محترم مولانا جلال الدین شمس خالد احمدیت کے چھوٹے بھائی خواجہ بشیر احمد صاحب سے بیاہی ہوئی تھی۔ محترم خواجہ صاحب ایک محبت کرنے والے وجود تھے اور بہن بھائیوں اور بیوی بچوں بلکہ تمام رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آتے تھے۔ موصوف نے اپنی چچازاد بہنوں نیز کئی غریب بچیوں کو پال کر شادیاں کروائیں۔ آپ بہت سادہ طبیعت، نہایت شفیق، متقی، مہمان نواز، عبادت گزار، نرم مزاج، رحمدل، صابر اور صفائی پسند تھے۔

بہت ہی متوکل اور دعاگو تھے۔ آپ ایک محبت کا ایسا چشمہ تھے جس سے ہر ایک یکساں فیض یاب ہوتا۔ جماعت سے آپ کو دلی لگاؤ تھا اور خاندان بانیٔ سلسلہ احمدیہ سے بے پناہ محبت تھی۔

کلام الٰہی سے دلی لگاؤ تھا۔ ہر صبح کلام پاک پڑھتے اور ہمیشہ سب بچوں کو اس کے پڑھنے کی تلقین کرتے۔ ایک بیماری کے موقعہ پر سب بچوں۔ بچیوں کے گھروں میں عبادت کرنے کی وصیت تحریراً لکھ کر بھجوائی۔ آپ نے ہمیشہ یہی کوشش کی کہ رزق حلال کمائیں۔ رزق حلال کمانے میں جتنی بھی مشکلات درپیش آئیں ان کو بڑی استقامت و صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ ساری عمر کبھی کسی سے کچھ طلب نہ کیا اور بہتوں کی ضروریات پوری کیں۔ صحت کے سالوں میں کم و بیش ہر سال وقف عارضی پر قریشی فضل حق کے ساتھ جایا کرتے تھے۔ متعدد دوستوں کو آپ کے ذریعہ قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ کوٹلی آزاد کشمیر۔ داتہ ہزارہ۔ کلو کہار میں یادگار وقف عارضی کے دن گزارے۔ سن ۱۹۴۲ء کا واقعہ ہے کہ اپنے سب سے بڑے بیٹے خواجہ لطیف احمد آف احمد نگر کی شادی پر حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) کو ولیمہ کی دعوت پر مدعو کیا۔ حضور نے مصروفیات کی وجہ سے دعوت میں آنے سے معذوری کا اظہار کیا۔ جب آپ کو اس کا علم ہوا تو آپ کو سخت رنج پہنچا اور اسی غم میں خاموشی سے چارپائی پر لیٹ گئے۔ اسی اثناء میں مائی کاکو جو رشتہ میں آپ کی پھوپھی تھیں، آئیں انہوں نے پوچھا کہ وے شریف کیا بات ہے؟ آپ رونے لگ گئے۔ آپ سے بات نہیں ہو رہی تھی۔ آپ کی اہلیہ محترمہ نے بتایا کہ شریف کو حضور کے ولیمہ میں شرکت نہ کرنے کا صدمہ ہے۔ روایت کے مطابق مائی کاکو جو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ کی دیرینہ خادمہ تھیں اسی وقت حضرت امام جماعت الثانی کے پاس گئیں اور سارا واقعہ بیان کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ شریف سے کہہ دو کہ آج سے تیسرے دن بعد میں ولیمہ میں شامل ہو سکتا ہوں اگر انتظار کر سکتے ہیں تو ولیمہ تین دن بعد رکھ لیں۔ جب مائی کاکو نے یہ خبر میرے خسر صاحب کو دی تو آپ ایک دم چارپائی سے اچھل پڑے اور کہا کہ اگر حضور مجھے ایک ہفتہ کا بھی انتظار کرنے کو کہتے تو مجھے وہ بھی منظور تھا۔ چنانچہ آپ تمام مہمانوں کی تین دن تک ولیمہ کے انتظار میں خاطر مدارات کرتے رہے اور ہر ایک کو خوشی سے بتلاتے رہے۔ تین دن بعد حضور اقدس نے ولیمہ میں شرکت فرمائی۔

عبادت سے بہت شغف تھا۔ بیت المہدی میں عبادت پر آنے والے ہر بچے کو مچھلیاں۔ سونف۔ ٹافیاں دیا کرتے تھے۔ بچوں میں بابا مچھیاں والے مشہور ہو گئے تھے۔ تحریک جدید کے مجاہدین کی صف اول میں شامل تھے۔ بچوں۔ پوتوں۔ نواسوں کی طرف سے جتنا بھی جیب خرچ ملتا سب چندہ جات میں ادا کر دیتے۔ درثمین اور کلام محمود کے اشعار زبانی یاد تھے۔ یوں تو آپ کے سب ہی بچوں نے بہت خدمت کی آخری تین سال اپنے بیٹے خواجہ جمیل احمد صاحب وسیم ہوٹل اڈہ دارالفضل ربوہ کے ہاں گزارے انہوں نے خاص کر ان کی بیگم اور بچوں نے ان کی بہت خدمت کی اور ڈھیروں ڈھیر دعائیں اور فضل حاصل کئے۔ آپ نے حضرت امام جماعت الثانی کے حکم کی تعمیل میں ربوہ کی آبادی کے موقعہ پر سب سے پہلے سبزی اور پھل کی دکان کھولی۔

خدا تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں۔ برکتیں ہر آن اور ہر لحظہ آپ پر نازل ہوں۔

احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے خسر خواجہ محمد شریف صاحب کی خوبیاں ان کے سب بچوں، بچیوں اور اہل خاندان کو اپنے اندر جذب اور پیدا کرنے کی توفیق بخشے اور ہم سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بقیہ: ص ۳

عظیم دوئم میں خوب خوب قتل کیا تھا لیکن اس کے باوجود اب سرب اور کروٹ دونوں متحد ہو کر بوسنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔

مغرب اس بات میں کوئی دلچسپی نہیں لیتا کہ بوسنیا کے مسلمانوں کی قسمت میں کیا لکھا ہے اور وہ یہ بات اسی وجہ سے کر رہا ہے جو ۱۹۳۰ء میں اس نے یہودیوں کے متعلق پیش کی تھی۔ ہٹلر کی یہودیوں کی نفرت میں کوئی ایسی بات تھی جو انٹی سیمیٹزم مغربی کلچر میں پائی جاتی ہے۔ اسی طرح سربیا کے بوسنیا کے مسلمانوں کو برا بھلا کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یورپ کے مرکز میں ایک اسلامی ریاست بن جائے گی مغرب کے دل میں جو نفرت ہے یہ اسی کا ایک حصہ ہے۔ یہ بات۔ سیموئل پی ہنٹنگٹن کے مضمون (یہ بھی فارن افیئرز میں شائع ہوا تھا) کو ثابت کرتی ہے کہ جب سے سوویٹ یونین ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔ عالمی سیاست ایک نئے روپ میں ظاہر ہونے لگی ہے جس میں ثقافتی اور مذہبی اختلافات دوبارہ ظاہر ہو گئے ہیں اور روائتی اقتصادی اور نظریاتی مناقشوں کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔

بوسنیا میں جس چیز کو خطرہ لاحق ہے وہ انسانی تکالیف کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی بلکہ اس بنیادی نظریے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے کہ بعض مہذب طور و طریق جیسے آزادی اور جمہوریت کی بنیاد کہا جاتا ہے اور جو عالمی ہے جیسے ایک نیا عالمی نظام اپنے آپ کو ظاہر کر رہا ہے مغربی دنیا کو ایک موقعہ مہیا کیا جا رہا ہے کہ وہ معلوم کرے کہ بوسنیا میں بنیادی نظریہ کیا ہے۔ یہ بات مکمل طور پر ناکام ہو رہی ہے۔

پیٹرک گلبن کومینٹری میگزین میں کہتے ہیں کہ بلقان میں ہوش مندی کی آوازیں اور اسی طرح بردباری کی مثلاً سیکولر مزاج رکھنے والے بوسنیا کی حکومت کے افراد کو علاقائی اور نسلی تعصب کی بندوقوں نے ختم کر دیا ہے۔ اب مغربی اصولوں کی ہوش مندی کے مطابق جمہوریت کا قیام ان لوگوں کی وجہ سے پارہ پارہ ہو گیا ہے۔ جنہوں نے نسلی اور علاقائی صفائی کے لئے خون آشام ہر بات کی ہے یہ نئے بربریت کا اظہار کرنے والے لوگ مسٹر گلبن کے خیال کے مطابق پیش رو ہیں اس بات کے کہ علاقائی اور نسلی اقدار کو آگے لایا جائے۔ ایسا لگتا ہے کہ ہوش مندی اب لوگوں کو اپیل نہیں کرتی۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ یہودی ایک نئے نسلی اور علاقائی طرزِ زندگی میں اچھی زندگی گزار سکیں گے۔ انہیں مسٹر گلبن کی اس تنبیہہ پر غور کرنا چاہیئے کہ یہ دنیا ظالموں کی دنیا سے مختلف نہیں ہے۔ پرانے زمانے کے نسلی اور علاقائی تعصبات کو اب لوگوں کی مجموعی ہلاکت کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ اس بات کی پیش گوئی کرتے ہیں کہ یا تو ہم زیادہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کی طرف آگے بڑھیں گے۔ اور زیادہ جارحیت کی طرف بھی یا ہم بردباری اور ہوش مندی کی طرف جو ہم نے مغرب میں زندہ رہنے کے لئے سیکھی ہے۔ اور ترقی کرنے کے لئے بھی کسی شخص نے بھی اس بردباری اور ہوش مندی سے یہودیوں کے علاوہ اتنا زیادہ فائدہ حاصل نہیں کیا۔ اگر ان اقدار کو ترک کر دیا جائے تو ان کے علاوہ اور کوئی اتنی تکالیف میں سے نہیں گزرے گا۔

یہ مضمون ایک ایسے شخص نے لکھا ہے جو ہولوکاسٹ سے زندہ بچ نکلا تھا اور اب امریکن جیوئش کانگریس کا ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہے۔ یہ مضمون اس نے انٹرنیشنل ہیرلڈ ٹریبیون کو پیش کیا تھا۔

"اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ مبارک ہے وہ جو اپنی غلطیاں اپنے اوپر لگائے نہ کہ خدا پر۔ خدا سے اپنا تعلق مضبوط کرو۔"
(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۰۳۵ میں
مبارکہ بیگم زوجہ چوہدری شرف دین صاحب قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۴ ۳۱/۲ دارالرحمت شرقی ب ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۴-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر/۱۰۰ روپے (۲) زیور طلائی ۶ ۱/۲ تولہ مالیتی/۲۲۸۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مبارکہ بیگم ۴۴ ۳۱/۲ دارالرحمت شرقی ب ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ نذیر احمد باجوہ سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ب ربوہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری شرف دین خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۳۶ میں
حلیمہ نعیم زوجہ نعیم احمد ناصر قوم راٹھور پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۷۷ء ساکن ۲۶/۱۲ دارالیمن شرقی ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر/۵۰۰۰ روپے بذمہ خاوند محترم (۲) زیور طلائی ۵ تولہ مالیتی/۱۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ حلیمہ نعیم ۲۶/۱۲ دارالیمن شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مبارک احمد طاہر ۱/۱۱ دارالیمن شرقی۔ گواہ شد نمبر۲۔ نعیم احمد ناصر خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۳۷ میں ناصر احمد اعوان ولد برکت علی صاحب ۴/۲۱ دارالیمن غربی ربوہ قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال مکان نمبر ۴ ۵ کیو بلاک ڈیرہ غازی خان۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۴-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) مکان واقع دھرم پورہ لاہور مالیتی/۴۰۰۰۰ روپے کا ۱/۲ حصہ مالیتی/۲۰۰۰۰ روپے (۲) مکان واقع دارالیمن غربی ربوہ مالیتی/۱۰۰۰۰ روپے (۳) موٹر سائیکل ہنڈا مالیتی/۲۲۰۰۰ روپے (۴) ٹی وی سیٹ مالیتی/۷۰۰۰ روپے۔ کل جائیداد مالیتی ۳ لاکھ ۲۹ ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۴۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ناصر احمد اعوان ۴/۲۱ دارالیمن غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ حمید احمد بلاک نمبر ۳ سیکرٹری اصلاح وارشاد۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالقدیر طاہر ڈیرہ غازیخان بلاک ں۔

مسل نمبر ۲۹۰۳۸ میں
نفیس احمد ولد چوہدری لطیف احمد کاہلوں قوم کاہلوں جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۱۴۱ صدر انجمن احمدیہ حال تدافی کالونی ملتان۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۴-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کے مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۸۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نفیس احمد کوارٹر نمبر ۱۴۱ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ لطیف احمد کاہلوں وصیت نمبر ۱۵۵۱۸ والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد اکرم وصیت نمبر ۱۷۸۰۹

مسل نمبر ۲۹۰۳۹ میں مریم صدیقہ زوجہ چوہدری محمد اسحاق صاحب قوم سپرا پیشہ خانہ داری عمر ۷۸ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن ۱۴/۲ دارالبرکات ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۵-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر/۱۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی ۵۸ ۱/۲ گرام مالیتی/۷۹۶۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مریم صدیقہ ۱۴/۲ دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری محمد اسحاق وصیت نمبر ۹۰۸۰ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد اکرام پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۴۰ میں
عبدالرحیم خان عادل ولد عبداللہ خان افغان درویش قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۷۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھاٹی گیٹ لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۵-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) مکان پختہ دومنزلہ B/۱۳۹۹ اندرون بھاٹی گیٹ لاہور نمبر ۸ مالیتی/۲۰۰۰۰۰ روپے۔ (۲) نقد بصورت سرٹیفکیٹ مالیتی/۱۰۰۰۰

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صـ ۶

روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالرحیم خان عادل B/1399 وڈا ویڑہ اندرون بھاٹی گیٹ لاہور نمبر ۸۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالصمد خان وصیت نمبر ۱۸۰۴۰۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد نعیم مکان نمبر ۷۷۶۸ احمد پارک موہنی روڈ لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۰۲۵ میں
مظفر احمد ظفر ولد بشیر احمد صاحب۔ قوم شاکر پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیلور ساون داہگہ حال ناصر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مظفر احمد ظفر ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ شکیل احمد وصیت نمبر ۲۷۷۶۷۔ گواہ شد نمبر۲۔ مسعود احمد وصیت نمبر ۲۷۳۱۱

مسل نمبر ۲۹۰۳۱ میں مقبول احمد ولد منظور احمد کاتب قوم جٹ وسیر پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۳-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مقبول احمد ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مرزا عبدالرشید وصیت نمبر ۱۳۵۴۷ گواہ شد نمبر۲۔ مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر ۱۸۵۲۰۔

مسل نمبر ۲۹۰۳۲ میں منصور احمد ولد بشیر احمد صاحب قوم چوہان پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ حال ناصر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۳-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منصور احمد ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ شبیر احمد ثاقب وصیت نمبر ۲۵۷۲۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ ناصر احمد بھلی وصیت نمبر ۲۶۷۹۵۔

مسل نمبر ۲۹۰۳۳ میں
امۃ الرشید زوجہ مبارک احمد قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۲/۲۱ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۴-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۵۰۰/- روپے (۲) زیور طلائی ایک تولہ مالیتی ۳۳۰۰/- (۳) ۵ مرلہ پلاٹ میں مکان جو خاوند محترم کے نام ہے میرے ترکہ والدین سے ملی ہوئی رقم دس ہزار اور کچھ رقم خاوند نے اپنے پاس سے ڈال کر اپنے ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ الرشید ۲۲/۲۱ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ ملک نذیر احمد وصیت نمبر ۲۲۵۰۲۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالحکیم سیکرٹری جوبلی فنڈ۔

مسل نمبر ۲۹۰۳۴ میں
احمد بی بی بیوہ برکت اللہ قوم رکھی پیشہ خانہ داری عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵/۲۰ دارالرحمت شرقی و ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۲-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر ۵۰۰/- روپے (۲) زیور طلائی ۵ تولہ مالیتی ۲۵۰۰/- روپے (۳) سلائی مشین مالیتی ۳۵۰/- روپے (۴) کلائی گھڑی مالیتی ۲۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۳۷/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ احمد بی بی ۱۵/۲۰ دارالرحمت شرقی (ا) ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالحکیم ۲۲/۱۵ دارالرحمت شرقی (ا)۔ گواہ شد نمبر۲۔ آصف جاہ پسر موصیہ۔

بقیہ: صـ ۱

کی ہے تو کوئی شخص ایک ہی وقت میں متکبر اور جنتی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ جس کے دل سے زقوم کا درخت نکلے جس کے دل اور جسکی روح سے دوزخ اور جہنم پرورش پا رہی ہے۔ اس کیلئے جنت کے دروازے کیسے کھولے جا سکتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں وہ انسان ہوتے ہیں جو اپنے نفس کو پہچانتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ انسان ایک بشر ہے اور ساری بشری کمزوریاں اس کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ انسان کی فطرت بدی کی طرف مائل ہوتی ہے اور وہ یہ جانتے ہیں کہ ہم محض اپنی کوشش اور اپنے زور سے اپنے نفس کی اس رنگ میں اصلاح نہیں کر سکتے کہ وہ خدا تعالیٰ سے دور ہونے سے بچ جائے اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہو۔ فی ذاتہ ہمارے اندر کوئی طاقت نہیں۔ اس لئے ایسا شخص اپنی فطرت کو کمزور پاتے ہوئے اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ میرے اندر کوئی کمال نہیں۔ میں نے ہر کمال اللہ تعالیٰ کی کامل ذات سے حاصل کرنا ہے۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۷ نومبر ۱۹۶۷ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدِ اعظمؒ کے ارشادات

ایمان - اتحاد اور تنظیم

ہم فی الحال تو آگ میں سے گذر رہے ہیں - اچھا وقت ابھی آنے والا ہے - اس بات میں مجھے کوئی شک نہیں کہ ایمان اتحاد اور تنظیم کے ساتھ ہم نہ صرف دنیا کی پانچویں بڑی ریاست رہیں گے بلکہ دنیا کی کسی بھی ریاست کے ہم پلہ ہوں گے - کیا آپ اس کے لئے آگ میں سے گذرنے کے لئے تیار ہیں،

آپ کو اپنا ارادہ مضبوط کر لینا چاہیئے - ہمیں انفرادیت اور چھوٹی چھوٹی رقابتوں سے بچنا ہوگا - اور دیانت داری اور خلوص کے ساتھ عوام کی خدمت کرنے کا عزم کرنا ہوگا - ہم ایک خوف، خطرہ اور دہشت کے دور میں سے گذر رہے ہیں - ہمیں ایمان اتحاد اور تنظیم کو اپنانا ہوگا -

(پاکستان ریلوے سے خطاب ۲۸ دسمبر ۱۹۴۷ء)

الیکشن

مجھے امید ہے کہ ایسے لوگ منتخب کئے جائیں گے جو کہ لوگوں کی رہنمائی کریں گے اور ان کی بے لوث خدمت کریں گے - آخری فیصلے کے مطابق جو کوئی بھی بطور لیڈر منتخب کیا جائے تو ہارنے والے امیدوار کو چاہیئے کہ وہ اور اس کے حمایتی مسلم قوم کی بہتری کے لئے اور تنظیم کے لئے اور اس لئے تاکہ تمام پارٹی بطور ٹیم کام کر سکے - نئے منتخب شدہ لیڈر کے وفادار بن کر رہیں اور وہ یہ اس وقت تک کریں جب تک کہ وہ منتخب لیڈر کے مقام پر فائز رہے - ان کو چاہیئے کہ وہ اس کے ساتھ مکمل تعاون کریں اور اس کی ذمہ داریاں ادا کرنے میں اس کی مدد کریں - اور یہی وہ طریقہ ہے جس سے ہم پاکستان کو کامیابی کے ساتھ دنیا کی عظیم ریاستوں میں سے ایک بنا سکتے ہیں -

(۲۸ جولائی ۱۹۴۷ء کو جاری کردہ ایک بیان)

آزادیٔ مذہب

آج تم آزاد ہو - اس مملکت پاکستان میں تم اپنے مندروں میں آزادانہ جا سکتے ہو اور مساجد اور دوسری عبادت گاہوں میں بھی جانے میں آزاد ہو - تمہارا مذہب تمہاری ذات تمہارا عقیدہ کچھ بھی ہو - کاروبار مملکت سے اس کا کچھ تعلق نہیں میرے نزدیک اب ہمیں اسی نصب العین کو پیش نظر رکھنا چاہیئے پھر تم دیکھو گے کہ کچھ زمانہ گذرنے کے بعد نہ ہندو ہندو رہیں گے اور نہ مسلمان مسلمان رہیں گے -

مذہبی معنوں میں نہیں کیونکہ وہ تو ہر فرد کا ذاتی عقیدہ ہے بلکہ سیاسی معنوں میں سب ایک مملکت کے شہری ہوں گے -

(دستور ساز اسمبلی میں صدارتی خطاب ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء)

صوبہ پرستی

مجھے امید ہے کہ آپ میرے ساتھ اتفاق کریں گے اور اسلام نے بھی ہمیں یہی سکھایا ہے کہ آپ اور جو کچھ بھی ہوں آپ سب سے پہلے ایک مسلمان ہیں - آپ ایک قوم کے فرد ہیں - آپ نے اب ایک علاقہ حاصل کر لیا ہے - ایک بہت بڑا علاقہ - اور یہ اب سب آپ کا ہے یہ کسی پنجابی یا سندھی یا پٹھان یا بنگالی کی ملکیت نہیں - یہ آپ کا ہے - آپ کی ایک مرکزی حکومت ہے - جس میں تمام یونٹوں کا برابر کا حصہ ہے - اس لئے اب اگر آپ اپنے آپ کو قوم بنانا چاہتے ہیں تو خدا کے لئے اس صوبہ پرستی کو چھوڑ دیں - صوبہ پرستی ایک لعنت ہے جس طرح کہ فرقہ پرستی -

(تقریر بمقام ڈھاکہ - ۲۱ - مارچ ۱۹۴۸ء)

سرکاری ملازمین

آپ کو اس پارٹی یا اس پارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے - آپ سول سرونٹ ہیں - جس کسی پارٹی کو بھی اکثریت ملے اور وہ حکومت بنائے تو آپ کا فرض ہے کہ اس حکومت کا حکم اس وقت تک مانیں جب تک کہ وہ اقتدار میں ہے - لیکن یہ خدمت آپ کو بطور حکومت کے کارندوں کے کرنی ہوگی نہ کہ بطور سیاست دانوں کے -

(سرکاری افسران سے خطاب چٹاگانگ ۲۵ مارچ ۱۹۴۸ء)

خبریں

ربوہ : ۱۱ اگست - آج صبح بادل چھائے ہوئے ہیں - ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے -

○ سابق صدر غلام اسحٰق خان ایوان صدر سے رخصت ہو کر پشاور چلے گئے - انہوں نے کہا کہ پورے ملک میں اپنا کوئی مکان یا پلاٹ نہیں - سیکیورٹی ایجنسیوں کے مشورے پر بیوی کو جہیز میں ملے ہوئے مکان کی بجائے کچھ عرصہ ایک سرکاری رہائش گاہ میں رہیں گے -

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پنجاب کا فیصلہ ہمارے حق میں ہے - نواز شریف کو ۱۰ سیٹیں بھی نہیں ملیں گی - انہوں نے کہا کہ نواز شریف الیکشن کے بعد سیاسی منظر سے غائب ہو جائیں گے - انہوں نے کہا کہ شناختی کارڈ کی پابندی کی وجہ سے ایک کروڑ عوام اپنا حق رائے دہی استعمال نہیں کر سکیں گے

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے بھائی مرتضیٰ بھٹو کی پاکستان واپسی کے بارے سوالات کے جواب دینے سے انکار کر دیا -

○ قابل اعتماد ذرائع نے بتایا ہے کہ میرپور سے فوج کو ہٹا لیا گیا ہے تاہم کراچی، حیدر آباد اور سکھر سے فوج کی واپسی دسمبر تک ممکن نہیں -

○ امریکہ نے ڈرگ مافیا کے لئے الیکشن ممنوع قرار دینے کا مطالبہ کر دیا ہے - وائس آف جرمنی نے بتایا ہے کہ ڈرگ مافیا ۱۳ نشستوں پر اپنے امیدواروں کی کامیابی چاہتا ہے - پچھلی پارلیمنٹ میں ۸ اراکین قومی اسمبلی کو ڈرگ مافیا کا مالی تعاون حاصل تھا -

○ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو انتخابات میں حصہ لے کر دہشت گردی کا الزام دھونا چاہتے ہیں - انہوں نے کہا کہ اعلیٰ حکام سے مرتضیٰ کے تحفظ کی ضمانت کے لئے بات کی جائے گی - فی الحال اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ مرتضیٰ کب آئے گا -

○ نگران وزیر اعظم یوم آزادی پر ٹیکسوں میں اضافے کا اعلان کریں گے - ۱۴ اگست کو پیش کی جانے والی اقتصادی اصلاحات میں سرکاری اخراجات میں کمی کے اقدامات بھی شامل ہوں گے - بی بی سی نے بتایا ہے کہ عالمی مالیاتی فنڈ سے فوری طور پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا - تاہم ستمبر تک ۲۰ - کروڑ ڈالر ملنے کی امید ہے -

اعلان تعطیل

مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۹۳ء کو یوم آزادی کے سلسلے میں تعطیل ہو گی لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہو گا - قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں - (مینیجر)

دل کی امراض اور

HEART CURATIVE SMELL

دل کی جملہ امراض، درد دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض وغیرہ کا فوری علاج

ہارٹ کیورٹیو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

سے صرف سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے - ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ

HEART CURATIVE SMELL

سونگھنے کے لئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر HEART TONIC SMELL کے مثبت PLUS اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں - اس غرض کے لئے فری سیمپل طلب فرمائیں -

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعائیت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں -

قیمت پاکستان میں 20-00 روپے فی شیشی ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10-00 روپے ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کے لئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا پرس RS150 میں دستیاب ہے -

لٹریچر اور دیگر کیورٹیو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں -

موجد:- ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی - ایم اے - ایل ایل بی - فاضل عربی - مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ - بانی کیورٹیو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش:- کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل

گول بازار ربوہ

فون آفس 771، کلینک 606، فون سیلز 211283